رئیس احمد جعفری

تاثرات

انجمن حمایتِ اسلام اور اردو

ہمارے تعلیمی اداروں میں انجمن حمایت اسلام نے جو ٹھوس اور ناقابلِ فراموش تعلیمی اور تعمیری کارنامے انجام دیئے ہیں وہ ملت کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ نہایت بے سروسامانی، کس مپرسی اور نامساعد حالات میں انجمن کے مخلص اور بے لوث کارکنوں نے

فلک را سقف بشگافیم و طرحِ نو در اندازیم

کا نعرہ لگایا، اور واقعی جو کہا تھا کر دکھایا۔

پنجاب کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا اس وقت تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں کے مسلمان گو عددی اعتبار سے اکثریت میں تھے، لیکن ازیں سو رانده و ازاں سو درمانده کے مصداق ایک طرف ہندو سامراج کی سفاکی اور درندگی تھی، دوسری جانب استعمارِ فرنگ کے استبداد و قہرمانیت کی لرزہ خیز خوں آشامیاں تھیں۔ ان مسلمانوں کے پاس دست و بازو کی قوت تھی، لیکن وہ رائفل اور مشین گن کے مقابلہ میں کیا کام آ سکتی تھی؟ ذہن و دماغ کی قابلِ رشک استعداد و صلاحیت تھی، لیکن اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے دروازے ان پر بند تھے۔ تعلیم حاصل کئے بغیر وہ اپنی ذہنی اور دماغی استعداد و صلاحیت کا مظاہرہ کس طرح کر سکتے تھے؟

یہ حالات تھے جب انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی۔ اس کے مستعد، فعال، کارگزار اور سراپا ایثار کارکنوں نے رفیقانِ راہ کی گریز پائی، دوستوں کی کم نظری، اور ساتھیوں کی بے التفاتی کے باوجود اپنا کام جاری رکھا۔ ان کی جیب خالی تھی۔ ان کی پکار پر لبیک کہنے والا کوئی نہ تھا۔ لیکن وہ آگے بڑھتے رہے۔ وہ اپنا کام کرتے رہے۔ انہوں نے شہرت اور ناموری کے راستہ سے ہٹ کر گمنامی کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے سیاست کی ہنگامہ آرائیوں، نعروں اور جلوسوں سے کوئی سروکار نہیں رکھا۔ وہ خاموشی کے ساتھ مسلمان قوم میں تعلیم کا ولولہ پیدا کرتے رہے۔ تعلیمی وسائل میں توسیع کرتے رہے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو راغب کرتے رہے کہ آنے والی نسل کو جاہل نہ رہنے دیں۔ خدمت رائیگاں نہیں جاتی۔ خلوص اپنی قیمت خود ہوتا ہے۔ اس بے لوث خدمت اور بے پناہ خلوص کا شاندار نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ آج حمایت اسلام ایک گم نام سی بے اثر سی

معمولی سی انجمن نہیں ہے۔ آج وہ پاکستان کا ایک بہت بڑا اور شاندار تعلیمی اور تعمیری ادارہ ہے جس کے متعدد اسکول ہیں، کالج ہیں، پریس ہے، اخبار ہے، دواخانہ ہے، یتیم خانہ ہے، لڑکیوں اور لڑکوں، ہر صنف کے لئے تعلیم گاہیں اور ان کے دل خوش کن اور قابلِ فخر نتائج ہمارے سامنے ہیں۔

خوشی کی بات ہے حکومت نے بھی انجمن کے کارناموں کا احساس کیا اور مختلف مواقع پر اس کے منصوبوں کی تکمیل میں مدد دی۔ سب سے بڑی مدد مرکزی حکومت نے چودھری محمد علی صاحب کے عہد میں دس لاکھ روپے کی صورت میں کی۔ گزشتہ سال مسٹر سہروردی نے وزیر اعظم کی حیثیت سے ایک معقول رقم کا اعلان کیا۔ اس مرتبہ بھی حکومت نے چھ لاکھ روپیہ کی رقم خطیر انجمن کو عطا کی ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کی تکمیل کر سکے۔ شجاع الدین ہال کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔

انجمن خدا کے فضل سے بڑی حد تک اپنے مقاصد بلند میں کامیاب ہے۔ اس کی تعلیم گاہیں کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ ان تعلیم گاہوں کا اور انجمن کا مستقبل ہر اعتبار سے روشن اور تابناک ہے۔ اس موقع پر انجمن کے ارباب کار کی خدمت میں ایک دردمندانہ اور مخلصانہ گزارش کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

متحدہ ہندوستان میں جب اُردو موت اور زندگی کی کش مکش میں مبتلا تھی۔ جب حکومت برطانیہ اور ہندو اکثریت نے اسے پامال کرنے اور ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جب گاندھی جی اور کانگرس اپنے قول و عمل سے اس کا گلا گھونٹ رہے تھے۔ اور یہ طے کر چکے تھے کہ اسے کسی طرح پنپنے نہیں دینگے۔ پنجاب اُردو کا علمبردار بن کر میدان میں آیا، اور اس نے اُردو کو اپنا کر ہندو سامراج اور برطانوی استعمار کی تمام مفسدانہ کوششوں کو ناکام بنا دیا۔ لکھنؤ اور دہلی کے "اہلِ زبان" ارباب ہمم کی موجودگی میں پنجاب اُردو کا سب سے بڑا مرکز بن گیا۔ اپنی صحافت، اپنے ادب اور اپنے مطبوعات کے اعتبار سے اس نے اُردو زبان کا مقام اتنا بلند کر دیا، اس کا معیار اتنا اونچا کر دیا کہ ایک طرف ہندوستان کی علاقائی اور صوبائی زبانیں اُردو کے مقابلہ میں کہیں پیچھے رہ گئیں۔ اور دوسری طرف دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے پہلو میں اُردو کو جگہ مل گئی۔

پاکستان بنا تو قائدِ اعظم نے یہاں کی سرکاری زبان اُردو قرار دی۔ دوسرے بڑے اور چھوٹے صوبوں کی طرف سے قائدِ اعظم کے اس ارشاد کو قبول کرنے میں تامل کیا گیا۔ اور قائدِ اعظم کی وفات کے بعد تو اس مسئلہ میں نوبت احتجاج اور خون ریزی تک پہنچ گئی۔ لیکن وہ پنجاب ہی تھا جس نے اس ارشاد کا پُرجوش خیر مقدم کیا، اور اردو زبان کو دوسری مرتبہ اپنا کر اس نے ایک طرف تو استحکام پاکستان کا کارنامہ انجام دیا اور دوسری طرف پاکستان کے دوسرے صوبوں کے سامنے ایک قابلِ تقلید اور قابلِ رشک مثال پیش کی۔

سردار عبدالرب نشتر کی گورنری میں یہ بات قریب قریب طے ہو چکی تھی کہ بہت جلد اردو کا سرکاری

زبان کی حیثیت سے نفاذ کر دیا جائے گا، اور تمام سرکاری محکموں میں اُردو رائج کر دی جائے گی۔ لیکن ان کے تشریف لے جانے کے بعد سیاسیات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ دوسرے مسائل میں ارباب کار منہمک ہو گئے، اور یہ مسئلہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

انجمن حمایت اسلام سے اس کے خدمات اور کارناموں کی بنا پر ہم بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ پھر آگے بڑھے گی، اور قومی زبان کے مسئلہ میں اپنے اقدام و عمل سے ایسی روایت قائم کر دے گی جسے بالآخر حکومت بھی اپنانے پر مجبور ہو جائے گی۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ انجمن:

اپنی تمام درس گاہوں میں اردو ہی کو ذریعہ تعلیم قرار دے۔ تمام مضامین کی تعلیم اردو میں دی جائے۔ معاشیات، سائنس، ڈاکٹری، انجینیری ہر ایک مضمون اردو میں پڑھایا جائے۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن کا تجربہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھایا جائے۔

تعلیم و تعلم کے علاوہ امتحانات کے پرچے اور ان کے جوابات بھی اردو میں ہوں۔

کراچی میں بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق اردو کالج قائم کر کے ایک نئی مثال اور اچھی روایت قائم کر چکے ہیں۔ کراچی یونیورسٹی نے اردو کالج کو تسلیم کرنے میں پہلے انکار پھر لیت و لعل سے کام لیا، لیکن بالآخر وہ اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی۔ صرف چند سال کی مدت میں اردو کالج کے نتائج اتنے شاندار نکل چکے ہیں کہ کراچی یونیورسٹی کے اربابِ کار اپنی غلط روی کی تلافی پر مجبور ہو گئے۔

کام کرنے والوں کے راستہ میں دشواریاں حائل ہوتی ہیں اور انجمن کے اربابِ بست و کشاد کو بھی مشکلات کا سامنا ضرور ہوگا۔ لیکن اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے وہ اگر عزم و استقامت سے کام لیں اور ان کا حوصلہ بلند اور جذبہ کار قائم رہے تو وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

اسلام اور رواداری

مصنفہ رئیس احمد جعفری

قرآن کریم اور حدیث نبوی کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں سے حُسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے اور ان کے بنیادی حقوق محفوظ کر دئے ہیں۔ حصہ اول سات روپے ۸ر۔ دوم ۷ روپے ۸ر آنے

ملنے کا پتہ:۔ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور